تصریحات

اللہ کا شکر ہے۔ قومی اسمبلی ٹوٹی' بدعنوان حکومت رخصت ہوئی اور احتساب کا آغاز ہوا۔ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ نواز شریف حکومت کو اسلام سے بے وفائی' دینی جماعتوں کی تذلیل اور لوٹ کھسوٹ کی سزا ملی ہے۔ اقتدار کے نشے میں مست یہ شخص مطلق العنان حکمران بن چکا تھا۔ اس کے ساتھ جو سلوک بھی روا رکھا جائے وہ انتقامی کارروائی نہیں مکافات عمل ہے۔ آٹھویں ترمیم کے سہارے برسراقتدار آنے والا شخص اسی ترمیم کی نذر ہو گیا۔ اپوزیشن پہ بدامنی پھیلانے کا الزام لگانے والا انہی ہتھکنڈوں پہ اتر آیا ہے اور ملک کو مارشل لاء کی طرف دھکیل رہا ہے۔ برسراقتدار آنے والے طبقہ کو انتخاب کی بجائے احتساب کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اگر احتساب کا عمل روک دیا گیا تو ملک و قوم کے ساتھ اس سے بڑی زیادتی نہ ہو گی۔ احتساب کا آغاز علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کیس سے کیا جائے۔ ناممکن ہے کہ یہ کیس حل ہو تاوقتیکہ میاں نواز شریف کو اس میں شامل تفتیش نہ کیا جائے۔ کاش ہماری جماعت میں سیاسی بصیرت اور غیرت و حمیت کی ادنیٰ سی رمق بھی موجود ہوتی تو اس کیس کی تفتیش موجودہ عبوری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہوتی مگر

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اہل حدیث حضرات کی بے حسی اور عدم بصیرت کا یہی عالم رہا تو وہ قعر مذلت اور پستی کے گڑھے میں ایسا گریں گے کہ ان کا کوئی پرسان حال بھی نہ ہو گا۔ حکومتیں تو تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ اقتدار آنی جانی چیز ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ دکھ تو اس بات کا ہے کہ اہل حدیث حضرات اپنا سیاسی وجود کھو چکے ہیں۔ اور اگر کسی کے پاس افرادی قوت اور دیگر وسائل موجود ہیں تو وہ جمہوری اداروں میں داخل ہو کر ملکی سیاست میں کوئی کردار ادا کرنے کی بجائے جمہوری نظام کو ہی تختہ مشق بنا رہا ہے اور اہل حدیث کے رہے سہے وجود کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی سوچ تبدیل کریں اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کے وضع کردہ خطوط پر عمل پیرا ہو کر اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ وما علینا الا البلاغ